

پیرزادہ میاں محمد بخش بھٹا

پیرزادہ میاں محمد بخش بھٹا 1923ء میں پیرزادہ میاں الہی بخش بھٹا کے گھر پپیل شریف، تحصیل لالیاں، ضلع چنیوٹ میں پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا عبدالواحد سے دینی تعلیم اپنے گاؤں کی مسجد میں حاصل کی۔ گورنمنٹ مڈل سکول گل (ضلع چنیوٹ) میں زیر تعلیم تھے کہ والد ماجد نے زراعت کی نگرانی اور دیگر خاندانی امور کی ذمہ داری آپ کو سونپ دی۔ آپ نے بطریق احسن غیر آباد رقبوں کو آباد کروایا جس سے زرعی زمینوں کی آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ آپ نے زندگی میں کئی کاروبار کئے لیکن مالی منفعت شاید رب کریم کو منظور نہ تھی۔ ساری عمر نہ دولت کی کمی محسوس ہوئی اور نہ ہی فراوانی۔ زرعی کاموں اور کاروباری زندگی کے نتیجے میں آپ کو ایسا تجربہ ہوا کہ آپ لوگ دانش کا خزانہ بن گئے۔ آپ کی دانش کی بنیاد خوف خدا، اولیائے کرام کے ملفوظات، شیخ سعدیؒ کی تعلیمات اور عملی زندگی کا تجربہ تھا، جس کے نتیجے میں آپ کو وہ فراست میسر آئی کہ دشمن بھی اس کے معترف ہو گئے۔

آپ کی تربیت والد ماجد نے خود فرمائی تھی اور آپ کو ہی اُن کی خدمت کرنے کا زیادہ موقع نصیب ہوا۔ لڑکپن سے ہی والد ماجد اپنے ہمراہ جہند ژ شریف لے جاتے تھے اور انبیائے کرام کے مزارات پر ایسی طریقہ کے اسرار سمجھاتے۔ آپ کو اویس العصر، مرد کامل، حضرت خواجہ گوہر الدین احمدؒ کی ظاہری حیات میں بھی کئی بار زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ والد ماجد مقبول آستانہ عالیہ تھے اُن کی وجہ سے آپ کو بھی خصوصی شفقت کا مستحق سمجھا جاتا۔ والد ماجد کے وصال کے بعد تادم حیات آپ کا معمول رہا کہ حضرت خواجہ گوہر الدین احمدؒ کے عرس مبارک اور عید میلاد النبیؐ کے ختم شریف سے پہلے حضرت سیدنا طائونؒ، حضرت سیدنا آمنونؒ، حضرت سیدنا موسیٰؑ حجازیؒ، حضرت سیدنا صفوانؒ اور حضرت نعمان طوسؒ کے مزارات پر پانچ پانچ نمازیں ادا کرتے اور اوراد و وظائف کا نذرانہ وہاں پیش کرنے کے بعد جہند ژ شریف حاضر ہوتے۔

ایک بار حضرت پیرمیاں حبیب اللہ اویسیؒ فرمانے لگے کہ میاں صاحب آپ تو بہت خوش قسمت ہیں کہ لڑکپن سے ہی آپ کو حضور قبلہ عالمؐ کی بارگاہ میں اٹھنے بیٹھنے کا موقع نصیب ہوا۔ میاں صاحب نے جواباً عرض کی: ”لڑکپن میں بے وقوفی کا زور ہوتا ہے اور اس وقت اس نعمت خداوندی کا پوری طرح احساس نہیں تھا کہ کتنی بڑی ہستی کے قدموں میں بیٹھنے کا موقع نصیب ہوا ہے۔“ پیر صاحب نے رازدارانہ انداز سے مسکرا کر فرمایا، چلیں اب ذرا زیادہ محنت کرنا پڑتی ہوگی۔ میاں صاحب اکثر فرماتے تھے کہ اس آستانہ پر فیض نبوت ہے اور زبانیں اس مقام کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ ہمارا تو یہی کام ہے کہ عاجزی و انکساری سے دُعائیں مانگیں۔

بھرے خزانے رب دے جو بھاوے سولٹ

آپ عالم شباب میں بھی بہت عبادت گزار تھے اور اوراد و وظائف اور مراقبہ آپ کی زندگی کا معمول تھا۔ اولیائے کرام کے مزارات کی زیارت اور ملفوظات کا مطالعہ بہت عقیدت سے کرتے تھے۔ آپ نے کبھی اہل اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا لیکن اولیائے کرام سے سچی محبت و عقیدت آپ کے ایک ایک عمل سے نکلتی تھی۔ شیخ کاملؒ کی شفقت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔ دینی مدارس کی مالی خدمت دینی فریضہ سمجھ کر سرانجام دیتے تھے۔ زندگی کے آخری برسوں میں زیادہ تر وقت قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ آپ کا نورانی چہرہ اُن کی باطنی آسودگی کی غمازی کرتھا۔

نام فقیر تھاں دابا ہو، دل وچ دوست ٹکاؤن ہو

صاحبزادگان حیند ژ شریف اور درویش دربار عالیہ آپ کو میاں صاحب جھنگ والے کے نام سے یاد فرماتے تھے۔ حضور قبلہ عالمؐ کی اولاد اور آستانہ عالیہ کے مقبول درویش آپ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے۔

خدائے جہاں را ہزاراں سپاس

کہ گوہر سپردہ بہ گوہر شناس

آپ 22 جولائی 2009ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں دارفانی سے کوچ کر گئے اور آپ کا جسد مبارک حضرت حافظ دیوان کی چوکنڈی میں دفن کیا گیا۔